سیرت بی بی نفیسہ طاہرہ

(بی بی نفیسہ کی کہانی)

مرتب
خلیفۂ مفتی اعظم ہند، مناظر اہل سنت، ماہر رضویات،
علامہ عبد الستار ہمدانی ''مصروف''

ناشر
مرکز اہل سنت برکات رضا
پوربندر۔ (گجرات)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا (از:اعلیٰ حضرت)

نبی کی آل کا نوری مقدس وہ گھرانا ہے
نبی کی آل کا صدقہ زمانہ کھاتا پلتا ہے (از:مصروف ہمدانی)

سیرت بی بی نفیسہ طاہرہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مرتب

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مناظر اہل سنت، ماہر رضویات،

علّامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' (برکاتی۔نوری) پوربندر۔(گجرات)

ناشر

مرکز اہل السنۃ برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ
پوربندر، گجرات (الھند)

Website :- www.markazahlesunnat.com

Email :- hamdani78692@gmail.com

Mob :- 9879303557, 9687525990, 9722146112

نام کتاب : ''سیرت بی بی نفیسہ طاہرہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مرتب : خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات
علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' (برکاتی،نوری)

کمپوزنگ : حافظ محمد عمران حبیبی۔ مرکز ۔ پوربندر

سن طباعت : دسمبر ۲۰۱۴ء

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

ناشر : مرکز اہل سنت برکات رضاؔ ۔ پوربندر (گجرات)

-: ملنے کے پتے :-

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi
(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi
(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi
(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay
(5) New Silver Book Depot. Mohammad Ali Road. Bombay
(6) Maktaba-e-Rahmania. Opp: Dargah Aala Hazrat-Bareilly
(7) Kalim Book Depot. Khas Bazar, Tin Darwaja - Ahmedabad

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیدہ بی بی نفیسہ کی سچی کہانی

سلسلۂ نسب: سیدہ نفیسہ بنت سید حسن انور بن زید بن سیدنا امام حسن بن سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ولادت مبارکہ: ۱۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں زینت افزائے خاندان ہوئے۔

سیرت شریفہ: مدینہ طیبہ میں آپ کی عبادت و ریاضت کی زندگی شروع ہوئی۔ اپنے ناتواں اور کمزور جسم کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لئے وقف فرما دیا تھا۔ عبادت کا یہ حال تھا کہ دن کو ہمیشہ روزہ رکھتیں اور رات عبادت الٰہی میں گزار دیتیں۔ آپ کی بھتیجی بی بی زینت فرماتی ہیں کہ چالیس سال تک میں نے بی بی نفیسہ کی خدمت کی مگر اس عرصہ میں کبھی آپ کو نہ رات میں سوتے دیکھا، نہ دن میں سوائے ایام ممنوعہ کے بے روزہ دیکھا۔ آپ نے کل تیس حج ادا فرمائے اور ان میں سے اکثر پیدل سفر کر کے ادا فرمائے۔ آپ خوف الٰہی سے بے حد رویا کرتی تھیں۔ حضرت بی بی زینت سے کسی نے پوچھا کہ بی بی نفیسہ کی خوراک کتنی تھی؟ فرمایا کہ تین دن میں ایک روٹی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ صرف ایک لقمہ تناول فرماتیں۔ آپ کے مصلے کے چھینکے میں ایک برتن معلّق تھا۔ جس چیز کی آپ کو خواہش ہوتی، وہ چیز خدا کی قدرت سے اس برتن میں سے مل جاتی تھی۔ حضرت بی بی زینت فرماتی ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت سیدہ کی خدمت میں عرض کی کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے، تو خداوند کریم تمام چیزیں اس کے قبضہ میں دے دیتا ہے۔

''دربار رسول میں مقبولیت''

جب آپ صغیر سن یعنی چھوٹی عمر کی تھیں، تب آپ کے والد ماجد حضرت سید حسن انور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو سبز گنبد والے پیارے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ پاک پر لے کر حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنی بیٹی نفیسہ سے راضی ہوں۔ آپ کے والد ماجد اس طرح روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر چند روز تک عرض کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف فرما کر ارشاد فرمایا کہ یَا حَسَنُ! اَنَا رَاضٍ عَنْ بِنْتِكَ نَفِيْسَةَ بِرِضَاكَ عَنْهَا وَ الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ رَاضٍ عَنْهَا بِرِضَایَ عَنْهَا 'یعنی میں تمہاری بیٹی نفیسہ سے خوش ہوں، تمہارے اس سے خوش ہونے کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے، میرے اس سے خوش ہونے کی وجہ سے۔ اللہ اکبر! اس سے بڑھ کر مقبولیت کی اور کون سی سند ہو سکتی ہے۔

''آپ کا نکاح''

آپ کا عقد حضرت اسحٰق ابن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوا۔ حضرت اسحٰق بھی بہت بڑے بزرگ اور صاحب کرامت و ولایت تھے۔ بہت حدیثیں آپ سے روایت کی گئی ہیں۔ محدثین کرام آپ کو ثقات الراوی یعنی معتبر راوی میں ملقب کرتے ہیں۔ حضرت بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے دو بچے تولد ہوئے۔ ایک کا نام قاسم اور ایک کا نام ام کلثوم رکھا گیا تھا۔ بی بی نفیسہ اپنے شوہر حضرت اسحٰق کے ساتھ ۱۸۳ھ میں مصر تشریف لائیں۔ وہاں کے لوگوں نے بڑی عزت وحرمت کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ مصر کے تاجروں کے بادشاہ جمال الدین عبداللہ نے اپنے ایک مکان میں ان کے قیام کا بندوبست کیا۔

"بی بی نفیسہ کی کرامت"

معذورلڑکی تندرست ہوگئی

آپ کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا۔اس کی ایک لڑکی پاؤں سے بالکل اپاہج تھی۔لڑکی کی ماں نے ایک مرتبہ حمام میں جانے کا ارادہ کیا۔بیٹی سے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ آنا چاہتی ہے تو تجھے وہاں لے چلوں۔بیٹی نے کہا کہ پیروں کی معذوری کی وجہ سے حمام تک آنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔اس کی والدہ نے کہا کہ کیا تو تنہا مکان میں رہ سکے گی؟ لڑکی نے جواب دیا کہ ہمارے پڑوس میں بی بی نفیسہ رہتی ہیں۔تم ان سے اجازت لے کر اپنی واپسی تک مجھے ان کے در مبارک پر چھوڑ جاؤ۔یہودیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت لی اور اپنی معذور لڑکی کو آپ کے مکان میں ایک جگہ بٹھا دیا۔ظہر کی نماز کے وقت سیدہ بی بی نفیسہ نے وضوفرمایا۔وضو کا ٹپکا ہوا پانی بہہ کر معذور لڑکی کے پیروں کے نیچے سے گزرا۔پانی کا گزرنا تھا کہ معذور لڑکی فوراً کھڑی ہوکر چلنے لگی۔جب اس کی ماں حمام سے واپس آئی تو عجیب منظر دیکھا۔وہ لڑکی کہ جس کے علاج کے لئے اس نے دنیا بھر کی خاک چھان ماری تھی۔بڑے بڑے اطباء اور حکیم اس کے علاج سے عاجز ہو چکے تھے اور صاف جواب دے دیا تھا کہ یہ بیماری لاعلاج ہے۔مدت العمر تیری بیٹی ایسی ہی معذور اور لنج رہے گی۔یہودیہ اپنی بیٹی کو چلتے پھرتے دیکھنے کی متمنی تھی۔اس کی آنکھیں اس کے لئے ترس رہی تھیں اور اسی تمنا کے پورے ہونے کے لئے وہ ہزاروں دینار خرچ کر چکی تھی۔لیکن حاذق حکیم نے اس بیماری کو لاعلاج بتا کر یہودیہ کو بالکل مایوس اور ناامید بنا دیا تھا۔آج اس کی تمنا کے اجڑے ہوئے چمن میں باد بہار آئی۔گلہائے مراد سے اپنے دامن کو بھرا ہوا دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہوگیا۔حسرت اور ناامیدی کا داغ دھول ہوگیا۔کیا دیکھتی ہے کہ وہی معذور اور لنج بیٹی اپنی ماں کے

انتظار میں کھڑی ہے۔یہودیہ کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔بیٹی سے پوچھتی ہے کہ تجھے کون سی اکسیر شفا مل گئی کہ اس لاعلاج مرض سے تجھ کو نجات حاصل ہوگئی۔بیٹی نے جواب دیا کہ اے میری شفیق ماں! یہ سب بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وضو کے ٹپکے ہوئے مبارک پانی کا فیض ہے اور لڑکی نے اپنی ماں سے پوری کیفیت بیان کی۔یہ کرامت دیکھ کر وہ یہودیہ اور اس کا شوہر فوراً ہی کلمۂ شہادت پڑھ کر دولت ایمان سے مالا مال ہوگئے۔

سبحان اللہ! سیدہ بی بی نفیسہ کا در پاک جسمانی روحانی مریضوں کے لئے دارالشفاء ہے کہ لاعلاج بیمار شفایاب ہوتے ہیں اور کٹر کافر مسلمان ہوتے ہیں۔اس کرامت نے نہ صرف مصر بلکہ اطراف واکناف میں آپ کے نام کو مشہور کردیا۔دور دراز سے لوگ اپنی دینی اور دنیوی مرادیں لیکر آپ کے مقدس در پر حاضر ہوتے اور بامراد وشاد شاد اپنے مکان پر واپس جاتے تھے۔لوگوں کا ہجوم روز بروز اس قدر بڑھتا گیا کہ آپ کے اوراد و وظائف میں خلل ہونے لگا۔مجبور ہوکر آپ نے مصر کی سکونت ترک فرمانے کا ارادہ کرلیا۔

"لوگوں کی بی بی نفیسہ سے مصر نہ چھوڑنے کی گزارش"

سیدہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مصر کی سکونت ترک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، یہ خبر پھیلنے سے اہل مصر میں سخت وحشت اور پریشانی پیدا ہوئی۔لوگ مصر کے امیر کے پاس حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ سیدہ بی بی نفیسہ کا مصر سے تشریف لے جانا ہمارے لئے محرومی اور کم نصیبی کا باعث ہے۔آپ کسی طریقہ سے محترمہ سیدہ کو روک لیجئے۔امیر مصر آپ کے در اقدس پر حاضر ہوئے اور آپ سے مصر چھوڑنے کا سبب دریافت کیا۔ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا ہجوم روز بروز بڑھتا جاتا ہے،جس سے میرے اوراد و

وظائف میں خلل ہوتا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ میرے مکان میں گنجائش بھی بہت کم ہے۔امیر مصر نے عرض کی کہ آپ نے مکان کی تنگی کا جو ذکر فرمایا ہے اس سلسلہ میں میری عرض ہے کہ اس معاملہ میں آپ بالکل فکر نہ فرمائیں۔ میں اپنا ایک کشادہ مکان آپ کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔امید ہے کہ میری ناچیز نذر کو آپ شرف قبولیت سے نوازیں۔

رہی بات لوگوں کے ہجوم کی۔اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ہفتہ میں صرف دو دن مخلوق خدا کو فیض لینے کا موقع دیا جائے۔شنبہ یعنی سنیچر اور چہارشنبہ یعنی بدھ کا دن مقرر فرمایا جائے۔سیدہ اس بات پر رضامند ہوگئیں۔

''آپ کی کرامت۔ پرندے کا سوت کی گٹھری لے کر اڑ جانا۔اس سے تاجروں کی کشتی کا ڈوبنے سے بچنا اور بڑھیا کو سوت کی قیمت ملنا۔''

ایک بڑھیا عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا۔اس کی چار لڑکیاں تھیں۔ان یتیم لڑکیوں کی پرورش کا صرف یہی حیلہ تھا کہ وہ چاروں لڑکیاں ایک ہفتہ تک سوت کات کر اپنی والدہ کو دیتیں۔وہ بازار میں جا کر اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کی رقم کے دو حصے کرتی۔ایک حصہ سے وہ اتنا اناج خریدتی کہ ہفتہ تک ان کو کافی ہوا اور ایک حصہ سے سوت خریدتی تا کہ اسے کات کر پھر اگلے ہفتے کو بیچ سکے۔اسی طرح ان کی بسر اوقات ہوتی تھی۔ایک مرتبہ وہ بڑھیا اپنی لڑکیوں کے کاتتے ہوئے سوت کو ایک سرخ کپڑے میں باندھ کر بازار کو جا رہی تھی کہ ناگاہ ایک بڑا پرندہ آیا اور کپڑے میں لپٹا ہوا سوت اچک کر لے گیا۔اس حادثہ کا بڑھیا کو اس قدر رنج ہوا کہ وہ آہ و زاری کر کے رونے لگی۔لوگ اس کے اردگرد جمع ہوگئے۔وہ بڑھیا زور زور سے روتی تھی اور کہتی تھی کہ اب میری یتیم لڑکیوں کی پرورش کیسے ہوگی؟ ایک شخص نے اس بڑھیا سے کہا کہ تم اپنی اس مصیبت کو بی بی نفیسہ طاہرہ کی خدمت میں عرض کرو۔انشاءاللہ تمہاری مشکل کو وہ حل فرمادینگی۔

بڑھیا روتی ہوئی سیدہ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئی اور اپنی داستان غم بزبان درد والم عرض کی۔سیدہ اس کی داستان سن کر بہت غمگین ہوئیں۔بندہ نواز رب العالمین کی بارگاہ بے نیاز میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا کی کہ ''**یَا مَنْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدَرَ. اِرْحَمْ اَمَتَکَ الْعَجُوْزَ وَبَنَاتِھَا** ''یعنی''اے ہر چیز پہ قادر خدائے تعالیٰ! اپنی اس بندی اور اس کی لڑکیوں پر رحم فرما'' حضرت سیدہ نے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑھیا کے لئے دعا فرمائی کہ اس کی مشکل آسان فرما اور اس کی لڑکیوں پر فضل و کرم فرما۔دعاء سے فارغ ہو کر آپ نے بڑھیا سے فرمایا کہ بیٹھ اور دیکھ کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کریمی اور رحیمی کا کرشمہ کس طرح دکھاتا ہے۔آپ کے حکم کے مطابق بڑھیا آپ کے دردولت کے دروازہ پر بیٹھ گئی۔یتیم بچوں کی بھوک کا خیال اسے بے تاب و بے چین کئے ہوئے تھا۔تھوڑی دیر کے بعد تاجروں کا ایک قافلہ حضرت سیدہ طاہرہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔سیدہ نے قافلہ والوں سے حال دریافت فرمایا۔قافلے والوں نے عرض کیا کہ اے گل گلزار رسول مقبول! اے فاطمی چمن کے مہکتے ہوئے پھول! خدائے تعالیٰ کی بے شمار برکتیں تم پر نازل ہوں۔ہم تجارت پیشہ لوگ ہیں۔اسباب تجارت کشتی میں لاد کر ہم مصر کی طرف آرہے تھے کہ اثنائے راہ ہماری کشتی میں ایک سوراخ ہوگیا۔جس کی وجہ سے پانی کشتی میں آنے لگا۔اس سوراخ کو بند کرنے کی ہم نے بہت تدبیریں کیں لیکن کسی طرح وہ بند نہ ہوتا تھا۔ہمیں ڈوب جانے کا خوف دامن گیر ہوا،تو ہم نے آپ کے نام کی نذر مانی اور آپ کا وسیلہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ ہم صحیح وسالم منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔اچانک ایک بڑے پرندے نے اڑتے ہوئے ایک سرخ گٹھری کہ جس میں کتا ہوا سوت لپٹا تھا،ہماری کشتی میں پھینکی۔ہم نے اسے تائید غیبی اور برکت نفیسہ بی بی سمجھ کر سوراخ کے منہ پر رکھ دیا۔سوراخ فوراً بند ہوگیا اور ہم صحیح سالم مصر پہنچ گئے۔یہ پانچ سو درہم آپ کی منت کے ہیں۔للہ قبول فرمائیے۔سیدہ

نے قبول فرما کر اس بڑھیا کو بلایا۔ بڑھیا حاضر ہوئی۔ سیدہ نے بڑھیا سے دریافت فرمایا کہ ہفتہ میں کا تا ہوا سوت کتنی قیمت پر فروخت ہوتا تھا؟ بڑھیا نے عرض کی کہ بیس درہم قیمت ملتی تھی۔ سیدہ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قدرت دیکھ۔ ایک درہم کے بدلے پچیس درہم تجھ کو عطا فرمائے ہیں۔ اور آپ نے وہ تمام رقم پانچ سو درہم بڑھیا کو عطا فرمادی۔ بڑھیا کا غم خوشی میں بدل گیا۔ سیدہ کو دعائیں دیتی ہوئی خوشی خوشی اپنے مکان واپس ہوئی۔ اس واقعہ سے سیدہ پر ایک قسم کی رقت طاری ہوگئی اور آپ بہت دیر تک روتی رہیں۔

کرامت - ''قید سے آزادی حاصل ہونا''

ایک شخص نے ایک کتابیہ عورت سے شادی کی۔ اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا، تو حربی کافروں نے اسے قید کرلیا۔ اس کے ماں باپ کو لڑکے کا کچھ پتہ معلوم نہ ہوسکا۔ وہ اپنے پیارے لڑکے کی جدائی میں تڑپ تڑپ کر وقت گذارتے تھے۔ ایک دن اس کتابیہ عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے شہر میں سیدہ بی بی نفیسہ طاہرہ رونق افروز ہیں۔ ان کی کرامتوں کا چرچہ تمام مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں میں بھی مشہور ہے۔ آپ جا کر ان سے عرض احوال کرو۔ اگر ان کی دعاء کی برکت سے میرا لڑکا واپس آجائے گا، تو میں تمہارے دین میں داخل ہوجاؤں گی۔ اس کتابیہ عورت کا شوہر سیدہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور لڑکے کی گمشدگی کی کیفیت عرض کی اور لڑکے کے واپس آنے کی دعاء کا آپ سے طالب ہوا۔ حضرت سیدہ نے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ! آج رات کو تمہارا لڑکا تمہارے مکان پر پہنچ جائے گا۔

جب رات ہوئی تو ان کے مکان کے دروازے کی زنجیر کسی نے کھٹکھٹائی۔ اس عورت نے دروازہ کھولا، تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کا گمشدہ لڑکا سامنے کھڑا ہے۔ اپنے جگر کے ٹکڑے کو واپس پا کر وہ عورت فرط مسرت سے جھوم اٹھی۔ اپنے پیارے بیٹے کو سینے سے لگایا اور اس کے گم ہونے کا حال

دریافت کیا۔ لڑکے نے کہا کہ مجھے حربی کافروں نے قید کرلیا تھا۔ آج قید خانے کے دروازے پر کھڑا تھا اور جیلر نے جس کام کے کرنے کا حکم دیا تھا، اسکی تعمیل کی تیاری میں تھا کہ اچانک ایک ہاتھ مجھ پر پڑا اور آواز آئی کہ اس کو قید سے آزاد کردو۔ اس آواز کے ساتھ ہی میری بیڑیاں ٹوٹ گئیں اور میں قید سے آزاد ہوگیا۔ آواز دینے والے نے یہ بھی آواز دی کہ **''اس لڑکے کے حق میں بی بی نفیسہ کی دعا مقبول ہے''** پھر مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے اس محلے میں کھڑا ہوں، اس کرامت کو دیکھ کر وہ کتابیہ عورت اور ساتھ میں اس محلے کے ستر مکان کے باشندوں نے کلمۂ شہادت پڑھ کر دین اسلام قبول کیا اور دولت ایمان سے مالا مال ہوئے۔

حضرت سیدہ بی بی نفیسہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مذکورہ بالا کرامت کے علاوہ ایسی بے شمار کرامات ہیں، جن سے آپ کا فضل وکمال اور بارگاہ رب العزت میں آپ کی مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ پاکیزہ نفس اور ستودہ صفات عابدہ، زاہدہ، اور کاملہ ولیہ تھیں۔ زہد وتقویٰ اور عبادت و ریاضت میں آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خلوص نیت اور اللہ ورسول کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف فرمایا۔ آپ کی عظمت اور بزرگی کا ملت اسلام کے ائمہ کرام بزرگوں اور علماء نے بھی اعتراف کیا ہے۔ آپ کا فیض ہر عام وخاص پر جاری تھا۔ ملت اسلامیہ کے عظیم ائمہ کرام آپ کے عقیدت مند تھے اور حصول نعمت وبرکت کے لئے آپ کی خدمت میں رجوع کرتے تھے۔

حضرت امام شافعی کو آپ سے عقیدت

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیمار ہوجاتے، تو طلب دعا کے لئے آپ کی خدمت میں کسی خادم کو بھیج دیتے۔ سیدہ بی بی امام شافعی کے لئے دعائے شفا فرمادیتیں۔ ابھی وہ خادم لوٹ کر امام شافعی کی خدمت میں پہنچتا بھی نہیں کہ امام شافعی کو مرض سے شفا حاصل ہوجاتی۔ جب امام شافعی نے مرض وفات میں طلب دعا کے لئے حضرت سیدہ کی خدمت میں خادم بھیجا، تو

سیدہ نے دعائے شفا کرنے کے بجائے فرمایا ''مَتَّعَهُ اللّٰهُ بِالنَّظَرِ اِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ'' یعنی **''اللہ تعالیٰ امام شافعی کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔''** جب خادم واپس آیا، تو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم سے فرمایا کہ کیا آج سیدہ نے میرے لئے دعائے شفا نہیں فرمائی؟ کیونکہ تم واپس مکان پر پہنچ گئے ہو اور ابھی تک مجھے شفا نہیں ہوئی۔ خادم نے عرض کیا کہ حضور! آج سیدہ بی بی نفیسہ نے دعائے شفا کے بجائے اس طرح دعا کی ہے۔ حضرت امام شافعی سمجھ گئے کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے اور اسی لئے سیدہ نے شفا کے لئے دعا نہیں فرمائی۔ فوراً وصیت نامہ تحریر فرمایا اور سیدہ کی خدمت میں کہلوایا کہ میرے جنازے کی نماز ضرور پڑھیں۔ غرض اسی مرض میں امام شافعی کا ۲۰۴ھ میں وصال ہوا۔ آپ کا جنازہ جب سیدہ کے مکان کے قریب پہنچا۔ تو امیر مصر نے وہیں پر ہی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت سیدہ کے مکان کے سامنے وسیع میدان میں امام ابو یعقوب نے نماز جنازہ کی امامت کی اور جم غفیر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ ہزارہا اولیاء کرام اور علمائے عظام نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ سیدہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے میں رہتے ہوئے جنازہ کی نماز میں شرکت فرمائی۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد میں نے غیب سے ایک ندا سنی کہ ''اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِكُلِّ مَنْ صَلّٰى عَلَى الشَّافِعِيِّ بِالشَّافِعِيِّ وَغَفَرَ لِلشَّافِعِيِّ بِصَلٰوةِ سَيِّدَةِ النَّفِيْسَةِ'' یعنی **''اللہ تعالیٰ نے امام شافعی کے وسیلے سے ہر اس شخص کو بخش دیا، جس نے امام شافعی کے جنازے کی نماز پڑھی اور امام شافعی کو سیدہ نفیسہ کی نماز کی** وجہ سے بخش دیا۔ جو انہوں نے امام شافعی کے جنازہ کی پڑھی۔''

''حاجت پوری ہونے کے لئے بی بی نفیسہ کی منّت''

عارف باللہ امام اجل علامہ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مستطاب ''طبقات کبریٰ'' میں حضرت علامہ محمد شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احوال میں فرماتے ہیں کہ

''حضرت محمد شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی حاجت ہو اور اس کا ہونا چاہو، تو سیدہ نفیسہ طاہرہ کے لئے کچھ منت مان لیا کرو۔ اگر چہ ایک ہی پیسہ۔ تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ **سُبحان اللّٰہ !** اس عزت و مقبولیت کو دیکھئے کہ خود سرکار دو عالم ﷺ سیدہ بی بی نفیسہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے منت ماننے کو وسیلہ قضائے حاجات فرماتے ہیں۔

''سیدہ طاہرہ بی بی نفیسہ کی رحلت''

آپ نے اپنی قبر مبارک اپنے ہی مبارک ہاتھوں سے تعمیر فرمائی اور اس میں ایک سو نوے (۱۹۰) قرآن عظیم ختم فرمائے۔ مسلسل مجاہدات و ریاضت کی وجہ سے آپ کا جسم شریف کمزور ہو چکا تھا۔ اب بیماری نے ضعف و نقاہت اور بھی بڑھا دیئے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ مگر شدید بیماری اور کمزوری کی حالت میں بھی آپ روزہ رکھتی تھیں اور روزہ قضا ہونے نہ دیتی تھیں۔ حکیموں نے بہت کچھ کہا اور مشورے دیئے کہ سیدہ! اب روزہ چھوڑ دیں۔ ورنہ بیماری بڑھ جانے کا خوف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ میں تیس سال سے اپنے کریم اور رحیم مولیٰ سے یہی عرض کرتی ہوں کہ الہ العالمین! میری روح روزہ کی حالت میں پرواز ہو۔ یہ میری دلی آرزو اور تمنا ہے۔ تو اے لوگو! کیا تم میری اس آرزو کو خاک میں ملانا چاہتے ہو؟ پھر آپ نے عربی کا یہ شعر ارشاد فرمایا۔

''اِصْرِفُوْا عَنِّیْ طَبِيْبِیْ ÷ وَادْعُوْنِیْ وَحَبِيْبِیْ'' یعنی **''حکیم کو مجھ سے دور ہٹاؤ اور مجھے میرے حبیب پر چھوڑ دو''**۔ رمضان المبارک کے درمیان عرصہ تک یہی حالت رہی۔ جب وصال کا وقت قریب آیا۔ آپ نے قرآن شریف کی تلاوت شروع فرما دی۔ اور جب آپ تلاوت کرتے ہوئے اس آیت پر پہونچیں۔: لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ'' (پارہ:۸، سورۃ الانعام، آیت:۱۲۷) ترجمہ: **''ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔ اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے۔ یہ ان کے کاموں کا پھل ہے''** (کنزالایمان)۔ اس وقت

سیدہ پر غشی طاری ہوئی۔ آپ کی بھتیجی فرماتی ہیں کہ اس وقت میں سیدہ سے لپٹ کر رونے لگی کہ آہ! یہ نورانی صورت چند لمحوں کے بعد پردہ پوش ہوجائے گی۔ سیدہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور روح مبارک اعلیٰ علیین پہنچی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ کی وفات شریف کے روز مصر کا کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جس سے سیدہ کے غم میں رونے کی آواز نہ آئی ہو۔ آپ کی وفات ۲۰۸ھ رمضان المبارک کے عشرۂ اوسط میں ہوئی۔

''آپ کو مصر میں دفن کرنے کا لوگوں کا اصرار''

حضرت سیدہ طاہرہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا، تو آپ کے خاوند محترم حضرت سید اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو مدینۃ المنورہ کے مقدس قبرستان جنت البقیع میں دفن کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اہل مصر کو یہ معلوم کر کے بہت ہی رنج و ملال ہوا۔ لوگوں نے حضرت سید اسحاق سے عرض کی کہ حضور! براہ کرم محترمہ و مغفورہ سیدہ کے جسم پاک کو مصر ہی میں دفن کیا جائے۔ لیکن آپ نے انکار فرمادیا۔ جب حضرت سیدنا اسحاق سوئے، تو خواب میں حضور اقدس شہنشاہ کونین ﷺ کے جمال جہاں آرا کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اسحاق! اہل مصر کو ناراض مت کرو اور بی بی نفیسہ طاہرہ کو مصر ہی میں دفن کرو۔ چنانچہ آپ کو مصر میں ہی دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار پاک مرجع خلائق ہے۔ بڑے بڑے اولیاء کرام و مشائخ عظام آپ کے مزار پاک پر حاضر ہوکر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

''آپ کا مزار فیوض و برکات کا گنجینہ''

حضرت سیدہ طاہرہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف حصول مراد و مقصد کے لئے مجرب اور تریاق ہے۔ بے شمار حاجت مندوں کی حاجت روائی آن کی آن میں آپ کے آستانۂ عالیہ سے ہوئی ہیں۔ ہم نے حضرت سیدہ کے حالات زندگی اور سیرت طیبہ کو جس مستند اور معتبر کتاب

سے اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام ''نُوْرُ الْاَبْصَارِ فِیْ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ'' ہے اس کتاب کے مصنف **امام اجل، علامہ شرنبلانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ اس کتاب کی وجہ تصنیف میں علامہ شرنبلانی تحریر فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں میں آشوب چشم کا مرض لاحق ہوا۔ جس کی وجہ سے آنکھوں میں شدت سے درد اور کلفت تھی۔ میں نے بہت ہی علاج اور معالجہ کیا۔ لیکن مرض اور درد میں کچھ بھی افاقہ یا فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر درد سے بے چین اور پریشان ہوکر حضرت سیدہ کے مزار پاک پر حاضر ہوکر میں نے استغاثہ کیا اور منت مانی کہ اگر سیدہ بی بی نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وسیلے اور طفیل سے مجھ کو شفا حاصل ہوئی، تو ایک کتاب اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب واحوال میں تصنیف کروں گا۔ اس منت کا ماننا تھا کہ چند روز میں مجھ کو شفائے کامل حاصل ہوگئی۔ لہٰذا میں نے اپنی منت پوری کرتے ہوئے یہ کتاب اہل بیت کرام کے مناقب میں تحریر کی۔

علامہ شرنبلانی کے علاوہ ملت اسلامیہ کے دیگر عظیم بزرگوں نے بھی حضرت سیدہ کے مزار اقدس سے بے شمار فیوض و برکات حاصل کئے ہیں۔ کئی نامرادوں کے خالی دامن آپ کے طفیل گوہر مراد سے بھر گئے ہیں اور لاعلاج بیماریوں کے مریضوں نے آپ کے آستانہ کی حاضری کے طفیل شفاو صحت حاصل کی ہیں۔

''سیدہ کی سیرت ملت اسلامیہ کے لئے مشعل راہ''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے شمار نعمتیں نازل ہوں، اس مقدس سیدہ زاہدہ عابدہ طاہرہ نفیسہ خاتون اہل بیت کے مزار پر، جس نے اپنی سیرت پاک کو شریعت کی اطاعت اور عبادت و ریاضت و زہد و تقویٰ و خوف خدا کا عملی نمونہ بنایا اور سخاوت و ایثار کا مثالی پیکر بن کر ملت اسلامیہ کو زندگی کے نصب العین سے آگاہ کر کے اسوۂ حسنہ کا عملی درس دیا۔ سیدہ کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شب بیداری فرمائی اور ایام ممنوعہ کے علاوہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھا۔ نفس کو مشقت دینا اور خواہشات نفس کو مار کر دنیا کی لذتوں اور عیش و آرام سے

دور رہنا یہ کوئی آسان بات نہیں۔ ایک ہم بھی ہیں۔ پوری رات بیدار رہ کر عبادت و ریاضت کرنا تو درکنار عشاء اور فجر کی نماز بھی ہماری طبیعتوں پر بارگراں معلوم ہوتی ہے۔ نوافل تو نوافل ہیں بلکہ رمضان المبارک کے فرض روزے بھی ہمارے سرکش نفس کو پہاڑ کی طرح بھاری لگتے ہیں۔ اور اس پر ستم یہ ہے کہ رمضان المبارک میں علانیہ طور پر بازاروں میں اور سڑکوں پر کھانے پینے اور پان بیڑی کا استعمال کر کے ماہ رمضان المبارک کی عظمت اور حرمت کا لحاظ بھی نہیں کرتے۔ بقول حضرت رضا بریلوی ''**شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں۔**''

حضرت سیدہ نے اپنی زندگی میں تیس حج ادا فرمائے اور ان میں سے اکثر حج آپ نے پیدل سفر کر کے ادا فرمائے۔ آپ کا یہ کردار ملت کے لئے سبق آموز ہے۔ آج ہم ہوائی جہاز کی سہولت کے دور میں آسان سفر ہونے کے باوجود اور مالی وجسمانی استطاعت ہونے کے باوجود بھی حج کے اہم فریضہ کو ادا کرنے سے غفلت برتتے ہیں۔ عمر میں ایک مرتبہ فرض حج ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی بلکہ ہزاروں حیلے اور بہانے پیش کرتے ہیں لیکن مال دنیا کے حصول کے لئے دور دراز کے تجارتی سفر کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ دنیوی سفر میں تمام قسم کی صعوبتیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کے لئے ہمہ وقت تن و جان سے تیار ہیں لیکن دولت عقبیٰ اور رضائے مولیٰ کے حصول کے لئے ڈیڑھ یا دو ماہ کا سفر کرنے میں کاہلی کی جاتی ہے۔

حضرت سیدہ کا اپنے ہاتھ سے اپنی قبر تیار کرنا اور اس پر ایک سو نوے (۱۹۰) قرآن شریف ختم کرنا کس قدر سبق آموز ہے۔ ہم سے تو سال بھر میں بھی ایک قرآن مجید ختم نہیں ہوتا۔ تلاوت قرآن مجید کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں لیکن فلمی افسانے، عاشقانہ ناول، جذبات شہوت کو ابھارنے والے فحش افسانے، لغو اور جھوٹے قصے کہانیاں و نیز اخبار بینی، ٹی۔ وی۔ ویڈیو وغیرہ لہو لعب کے لئے کافی وقت ہے لیکن افسوس! آج کے فیشن یافتہ اور ماڈرن مسلمان کے پاس دینی کتابیں پڑھنے کے لئے اور قرآن عظیم کی تلاوت کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ ہمیں سیدہ کی سیرت سے پند و نصیحت حاصل کرنا چاہئے۔

حضرت سیدہ کا اپنی نذر کا تمام مال و دولت اس بیوہ بڑھیا کو دے دینا اور پانچ سو درہم میں سے اپنے خرچ کے لئے ایک درہم بھی نہ لینا، ملت اسلامیہ کو سخاوت، ایثار، قربانی، ہمدردی اور اخلاص کا درس دے رہا ہے۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگوں کی نیتیں اتنی خراب ہوگئی ہیں کہ الا ماشاءاللہ ہر وقت یہی سوچ و فکر رہتی ہے کسی کا مال کس طرح چھین لوں۔ دینے کے بجائے لینے کی نیت لگی رہتی ہے۔ اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ سخاوت میں بھی اکثر ریا، اور نام و نمود کا جذبہ کارگر ہوتا ہے۔ اخلاص، خلوص اور للّٰہیت بہت کم نظر آتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ حضرت سیدہ کے مخلصانہ کردار کی پیروی کریں اور اپنے ہر کام میں خلوصِ نیت اختیار کریں اور اپنے مؤمن بھائیوں کی ہمدردی کا جذبہ اپنے دل میں زندہ رکھتے ہوئے ایثار و قربانی اور سخاوت کو اختیار کریں۔

''سیدہ بی بی نفیسہ کے نام کی منت''

حضرت سیدہ کے نام کی منت ہماری مشکلات کے حل کے لئے نہایت ہی مجرب وسیلہ ہے۔ امام اجل سیدی علامہ شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **حضور اقدس** ﷺ کا خواب میں ارشاد فرمانا کہ جب تمہیں کوئی حاجت پیش ہو، تو سیدہ نفیسہ طاہرہ کی نذر مانو۔ **حضور اقدس** ﷺ کے ارشاد مبارک سے سیدہ بی بی نفیسہ کی جلالت شان وعلو مرتبہ ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء کرام کے نام کی نذر و نیاز جائز اور مستحسن ہے۔ علاوہ ازیں اس خواب کو **امام اجل علامہ عبدالوہاب الشعرانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی معتبر و مستند کتاب مستطاب **''طبقات کبریٰ''** میں نقل فرمایا ہے۔ یہی اس کے صدق وصداقت کی دلیل ہے۔

ایک ضروری امر کی طرف نشاندہی کر دینا ضروری ہے کہ جو نذر و نیاز کا لفظ بولا جاتا ہے، وہ محاورہ ہے اور اس سے مراد وہ ہدیہ یا ایصال ثواب ہے، جو ان کی حیات ظاہری، خواہ ان کی حیات باطنی میں ان کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے جواز میں قطعاً کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس کے جائز ہونے پر اکابر ملت اسلامیہ اور مشائخ طریقت کا اتفاق ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر سنی مسلمان کے دل میں اپنے محبوب اعظم ﷺ اور آپ کی مقدس آل کی اور اولیاء کرام کی سچی محبت وعظمت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔